© rasailojaraid.com

سرسید کی معاشرتی اصلاح کے تمام پہلوؤں کا اس کتاب میں احاطہ ہو جائے اور اس میں وہ خاصے کامیاب رہے ہیں -

کتاب مجلد ہے، ضخامت : ۲۵۶ صفحے- ناشر : ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ لاہور، قیمت : ۴ روپے پچیس پیسے -

مجموعہ تفاسیر ابو مسلم اصفہانی (ترجمہ و تہذیب)

ابو مسلم اصفہانی (۲۵۴ھ — ۳۲۲ھ) ایک مشہور معتزلی عالم تھے مولانا شبلی کے الفاظ میں ''بہت سے مسائل میں ابومسلم منفرد تھے- چنانچہ قرآن حکیم میں ناسخ منسوخ ہونے کے وہ قطعاً منکر تھے- امام رازی تمام ان آیتوں کی تفسیر میں جن کو لوگوں نے منسوخ مانا ہے - ابو مسلم کا قول اور ان کی توجیہ نقل کرتے ہیں - اور ہر جگہ ان کے طرز بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ابو مسلم کی رائے سے متفق ہیں '' -

علامہ فخرالدین رازی نے اپنی تفسیر میں جگہ بہ جگہ ابو مسلم کے اقوال نقل کئے ہیں- اور ان کی تائید کی ہے- ایک جگہ وہ لکھتے ہیں '' . . . ابومسلم کا کلام تفسیر میں نہایت معقول ہوتا ہے - وہ دقیق اور لطیف باتوں کو تہ سے ڈھونڈ کر نکالتا ہے '' -

ابو مسلم نے قرآن مجید کی ایک ضخیم تفسیر لکھی تھی ' جو افسوس ہے محفوظ نہ رہ سکی ' علامہ فخرالدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ' ابو مسلم کے تفسیری نکات نقل کئے ہیں ' کافی عرصہ ہوا ' مولانا سعید انصاری صاحب نے ان تمام تفسیری نکات کو جمع کیا تھا ' کتاب کی شکل میں دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ہوئے تھے، عجیب بات ہے کہ زیر نظر کتاب کے مرتبوں اور مترجموں کو یہ کتاب نہیں ملی ' چنانچہ انہوں نے خود تفسیر کبیر سے یہ اقوال جمع کئے اور ان کا ترجمہ کیا - کتاب کے شروع میں ایک مختصر سا مقدمہ ہے جس میں مذہب اعتزال پر بحث کی گئی ہے- اس کے بعد ابو مسلم کے تفسیری نکات کا اردو ترجمہ شروع ہو جاتا ہے - مرتبوں نے ترجمے کے علاوہ اپنی طرف سے مفید حواشی کا بھی اضافہ کیا ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلامی تاریخ میں معتزلہ کی ایک زبردست تحریک عقلیت تھی - جس نے مذھبی عقائد و افکار کو اپنے زمانے کے عقلی معیاروں سے ھم نوا کرنے کی کوشش کی تھی - یہ تحریک بعد میں جمہور علماء کی مخالفت کا نشانہ بنی اور عوام اس کے اس قدر خلاف ھوگئے کہ نہ صرف یہ کہ معتزلہ تحریک کا سلسلہ ختم ہو گیا ' بلکہ اُن کی کتابیں بھی محفوظ نہ رھیں - گو یہ ''باطل'' پر ''حق'' کا غلبہ تھا ، لیکن اس سے مسلمانوں کی تاریخ ایک کافی بڑے علمی ذخیرے سے محروم ھوگئی ' اور بعد میں جو عقلیت کے حامی آئے - وہ اُس علمی ورثے سے فائدہ نہ اٹھا سکے ' جو ایک زمانے میں علمائے معتزلہ کی کوششوں سے جمع ھوا تھا -

سرسید کے زیر اثر مذھب میں عقلیت کی جو رو اٹھی تھی' اس میں معتزلہ کے افکار سے استفادہ کرنے کی کوششیں ھوئی تھیں - پھر مولانا شبلی نے ادھر توجہ فرمائی - لیکن بعد میں ان کے جو جانشین آئے ' ان کا بالکل دوسرا رویہ تھا - اس لئے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے اس کے دور اول میں شائع ھونے والی کتاب جس کا اوپر ذکر ھوا ھے ، اتنی نایاب ھوگئی کہ اب یہ زیر نظر کتاب کے مترجموں کو باوجود کوشش کے نہیں مل سکی-

مترجمین اور ناشرین نے کتاب کے ھر لفظ سے متفق نہ ھونے کا جو اعتذار پیش کیا ھے ھمارے خیال میں یہ کچھ بے محل سا ھے اول تو یہ تفسیری نکات ایک علمی و تاریخی ورثہ ھے ، اور یہاں مترجمین نے صرف اسے ھی پیش کیا ھے - دوسرے اگر بقول مترجمین کے ' ماتریدیہ اکثر مسائل میں معتزلہ کے ھم خیال ھیں - اور ماتریدیہ اصل میں حنفیہ کا کلامی مذھب ھے ' تو پھر آج اس زمانے میں ابو مسلم جیسے صاحب علم مفسر کے اقوال پیش کرتے وقت یہ اعتذار کیوں؟

آج مذھب میں عقلیت بار پاسکتی ھے یا نہیں - اس سے قطع نظر آج سے ایک ھزار سال قبل خالص اسلامی ماحول میں جس عقلیت کو فروغ ھوا تھا ، اسے پیش کرتے وقت آخر ڈرنے کی کیا ضرورت ھے -

کتاب ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاھورنے شائع کی ھے - ترجمہ و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تہذیب سید نصیر شاہ و رفیع اللہ صاحبان نے کیا ہے ضخامت ۱۹۲ صفحے قیمت ۳,۵۰ روپے -

موسیقی کی شرعی حیثیت

مصنفہ حجۃ الاسلام **امام ابو حامد الغزالی**- ترجمہ و تہذیب از سید **نصیر شاہ و رفیع اللہ**-ناشر ادارۂ ثقافت اسلامیہ پاکستان ـ کلب روڈ لاہور **قیمت دو روپے** -

اصل کتاب ''حجۃ الاسلام امام غزالی کی معروف تصنیف ''احیاء علوم الدین'' کے ایک باب وجد و سماع کا ترجمہ ہے - شروع میں مترجمین نے ۴۳ صفحے کا ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں موسیقی کے جواز میں احادیث و آثار اور علماء و فقہا کے اقوال جمع کردیئے ہیں ، اس بارے میں امام غزالی کی بحث کا لب لباب یہ ہے کہ موسیقی چار قسم کی ہے ـ حرام ، مکروہ ، مباح اور مستحب - اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ '' محدثین تو کہتے ہیں کہ حرمت غنا کے متعلق ایک حدیث بھی صحیح نہیں اور مشائخ کہتے ہیں کہ جہاں اس کی ممانعت آئی بھی ہے ' تو وہی غنا ہے ' جولہو و لعب سے وابستہ ہو ـ فقہا نے اس مسئلے میں بڑے تشدد سے کام لیا ہے ،، اس کے بعد موصوف لکھتے ہیں کہ '' ایک مسلک فقہا کا ہے . . . (وہ) اس فعل کو گناہ کبیرہ اور اس کے جواز کے عقیدہ کو کفر، زندقہ اور الحاد سمجھتے ہیں فقہا کا یہ طرز عمل زیادتی ہے اور اعتدال و انصاف کے مسلک سے باہر ہے ـ دوسرا مسلک محدثین کا ہے جو کہتے ہیں کہ تحریم غنا کے متعلق کوئی صحیح حدیث یا نص صریح موجود نہیں ہے ـ اور جو کچھ ہے تو وہ یا تو موضوع ہے یا ضعیف—آخر میں شیخ عبدالحق محدث یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ''ایسی تمام روایات و آثار سے مراد اسی غنا کی حرمت ہے جس کا گانا سننا لہوولعب کے طریقے پر ہو اور غلط طریقہ پر انسان کو نفسانیت اور خواہش حرام کی طرف لے جائے...'' -

ہمارے خیال میں غنا کے بارے میں یہی صحیح اور متوازن نقطۂ نظر ہے - اس میں شک نہیں کہ حضرت عثمان کے دور خلافت میں اور اس کے بعد مسلمانوں میں غنا کو بڑا فروغ ہوا لیکن عہد عباسی میں جب باندیاں رکھنے کا رواج بہت عام ہوگیا تو غنا نے ایسی صورت اختیار کی کہ ہمارے قانون ساز فقہا کو اس کے خلاف سخت فتوے دینے پڑے ـ موسیقی کے جواز پر شرعی اور روایتی

© rasailojaraid.com